بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

از افادات: متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مذہب اہل السنت والجماعت احناف:

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے ۔(الھدایہ ج 1 ص 100، 101)

مذہب غیر مقلدین:

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔(نماز نبوی للالبانی ص 77، بارہ مسائل از عبد الرحمن خلیق ص 52)

اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے نماز نہیں ہو تی ۔(قول حق از مولوی محمد حنیف فرید کو ٹی ص 21 بحوالہ مجموعہ رسائل ج 1 ص 325)

فائدہ:

اہل السنت و الجماعت احناف کے ہاں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ کتاب الآثار میں ہے:

قال محمد: و یضع بطن کفہ الایمن علی رسغہ الایسر تحت السرۃ فیکون الرسغ فی وسط الکف•[کتاب الآثار بروایۃ محمد: جزء اول ص 321رقم 120]

وقال العینی: واستحسن کثیر من مشایخنا...... بأن یضع باطن کفه الیمنی علی کفه الیسری ویحلق بالخنصر والإبهام علی الرسغ•

[عمدۃ القاری: ج 4 ص 389 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ]

یہ موقف ان دلائل سے ثابت ہے:

1: عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْریٰ فِی الصَّلٰوۃِ •

(صحیح البخاری ج 1ص 102باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ یُصَلِّیْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَھْرِکَفِّہِ الْیُسْریٰ وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ •

صحیح ابن حبان:ص 577رقم الحدیث 1860،سنن النسائی:ج 1ص 141،سنن ابی داؤد ج 1ص 105 باب تفریع (استفتاح الصلوٰۃ)

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرُ الْاَنْبِیَاءِ اُمِرْنَااَنْ نُّؤَخِّرَسُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَاوَاَنْ نُّمْسِکَ بِاَیْمَانِنَاعَلٰی شَمَائِلِنَا فِیْ صَلٰوتِنَا• (صحیح ابن حبان ص 555.554ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث 1770)

4: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلَی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ•

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 321.322، وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959)

دلائل اہل السنت و الجماعت

قرآن مع التفسیر:

روی الامام الحافظ ابو بکر الاثرم قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن عاصم الجحدری عن عقبۃ بن صبھان سمع علیا یقول فی قول اللہ عزوجل فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ قال: وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرۃ•

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید لابن عبد البر: ج 8 ص 164 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)

توثیقِ رواۃ:

1: امام ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی (م 273ھ): ثقۃ ، حافظ ، لہ تصانیف.(تقریب التہذیب

ص 122رقم الترجمہ 103)

2: امام ابو الولید ہشام بن عبد الملک الباہلی الطیالسی (م 227 ھ): آپ صحاح ستۃ کے راوی ہیں۔"ثقۃ ، ثبت"

(تقریب التہذیب ص 603رقم الترجمہ 7301)

3: حماد بن سلمہ (م 167ھ): آپ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔"شیخ الاسلام الحافظ صاحب السنۃ"

(تذکرۃ الحفاظ ج 1ص 151رقم الترجمہ 197)

4: امام عاصم الجحدری (م 129ھ): ثقۃ. (الجرح والتعدیل للرازی ج 6ص؛456رقم الترجمہ 11176)

5: امام عقبہ بن صبہان (م 75ھ او 82ھ): آپ صحیح بخاری اورصحیح مسلم کے راوی ہیں ۔" ثقۃ".

(تقریب التہذیب ص 425رقم 4640)

6: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: صحابی رسول وداماد رسول ہیں ۔

7: امام ابن عبد البرالمالکی (م 463ھ) آپ مشہور مالکی امام ہیں۔" شیخ الاسلام حافظ المغرب"

(تذکرۃ الحفاظ ج 3ص 217)

تو یہ روایت "ثقۃ عن ثقۃ" سے مروی ہے۔ لہذا اصول کی رو سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے ۔

اعتراض:

امام ابن عبد البر کی ولادت تقریباً سن 370 ہجری میں ہے اور امام ابو بکر الاثرم کی وفات سن 273 ہجری میں ہے، دونوں کے درمیان تقریباً 100 سال کا فاصلہ ہے تو یہ روایت منقطع ہوئی، لہذا حجت نہیں ؟

جواب:

اولاً ...... امام ابن عبد البر نے یہ روایت امام ابو بکر الاثرم کی کتاب سے نقل کی ہے اس کے لئے اتصال ضروری نہیں جس طرح آج کوئی شخص صحیح البخاری سے دیکھ کر روایت ذکر کرے ۔

ثانیاً ...... امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب "التمہید" میں کئی مقامات پر امام ابو بکر الاثرم تک سند کو ذکر فرمایا ہے۔ مثلا ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں:

اخبر نی عبد اللہ ابن محمد یحیی قال حدثنا عبد الحمید ابن احمد البغدادی قال حدثنا الخضر بن داؤدقال حدثنا ابو بکر الاثرم الخ

(التمہید لابن عبد البر: ج 1ص 78 تحت باب الف فی اسماء شیوخ مالک الذین روی عنہم حدیث النبی علیہ السلام – ابراہیم بن عقبۃ)

تو امام ابن عبد البر سے لے کر امام ابو بکر الاثرم تک سند کا اتصال بھی موجود ہے۔ لہذا یہ روایت بالکل صحیح ہے ۔

احادیث مرفوعہ:

حدیث نمبر 1:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ:رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ•

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 321، 322، وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959)

اعتراض:

اس روایت میں تحت السرہ کا لفظ مدرج ہے، احناف نے خود یہ لفظ بڑھایا ہے ابن ابی شیبہ کے کئی نسخوں میں یہ لفظ نہیں ۔

جواب:

تحت السرہ کا لفظ کئی نسخوں میں موجود ہے ۔

1: نسخہ امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی (درہم الصرہ ص 82)

2: نسخہ شیخ محمد اکرم نصر پوری(درہم الصرہ ص 82)

3: نسخہ شیخ عبدالقادر مفتی مکہ مکرمہ (درہم الصرہ ص 82)

4: نسخہ شیخ عابد سندھی: اس کا عکس مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج 3میں موجود ہے۔

5: نسخہ قبہ محمودیہ (در الغرۃ ص 24 بحوالہ تجلیات ج 4ص 4)

6: امام محمد ہاشم سندھی فرماتے ہیں:

منہا لفظۃ "تحت السرۃ" وقدوجدت ہی فی ثلاث نسخ من مصنف ابی بکر بن ابی شیبۃ(ترصیع الدرۃ ص 4ومصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ)

ترجمہ: ان میں ایک لفظ "تحت السرۃ" ہے، میں نے خود یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے تین نسخوں میں پایا ہے۔

7: شیخ محمد عوامہ کی زیر نگرانی مدینہ منورہ سے 26جلدوں میں طبع ہونے والی مصنف ابن ابی شیبہ میں "تحت السرۃ" کے الفاظ موجود ہیں۔

(دیکھیے مصنف ابن ابی شیبۃ:ج 3ص 320 تا 322)

8: نسخہ شیخ محمد مرتضیٰ الزبیدی: اس کا عکس ملاحظہ ہومصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج 3

9: نسخہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ فیصل آباد: (ج 1ص 427رقم 6باب وضع الیمین علی الشمال)

لہذا "تحت السرۃ" کا لفظ مدرج نہیں بلکہ ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں ثابت ہے ۔

<u>حدیث نمبر 2:</u>

عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ- صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِمْ- تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ• (مسند زید بن علی ص: ص 219 باب الافطار. رقم الحدیث 300)

فائدہ: یہ سند اہل بیت کی سند ہے ۔

<u>حدیث نمبر 3:</u>

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ وَضْعُ الأَيْدِي عَلَى الأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص 324 ،وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

<u>فائدہ:</u> صحابی جب "سنت" کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت ہوتی ہے ۔ تصریحات ملاحظہ ہوں:

1: قال ابن الصلاح: وهكذا قول الصحابي : (من السنة كذا) فالأصح أنه مسند مرفوع لأن الظاهر أنه لا يريد به إلا سنة رسول الله صلى الله عليه و سلم• (مقدمۃابن الصلاح: ص 28)

2: قال الشافعی رضی اللہ عنہ: واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولون بالسنۃِ والحقِّ الا لسُنۃِ رسولِ للہ صلی اللہ علیہ وسلم• (کتاب الام ج 1 ص 479)

3: وقال العینی: قول علي (ان من السنة) هذا اللفظ يدخل في المرفوع عندهم وقال أبو عمر في التقصي واعلم أن الصحابي إذا أطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبي صلی اللہ علیہ و سلم• (عمدۃ القاری ج 4 ص 389)

4: قال جمال الدین ا لزیلعی: وَاعْلَمْ أَنَّ لَفْظَةَ السُّنَّةِ يَدْخُلُ فِي الْمَرْفُوعِ عِنْدَهُم (نصب الرایۃ: ج 1 ص 393 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ)

5: مبشر احمد ربانی غیر مقلد لکھتے ہیں: اور یہ بات اصول حدیث میں واضح ہے کہ جب صحابی کسی امر کے بارے میں کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج 2 ص 142)

<u>شبہ:</u>

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن اسحاق الکوفی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

<u>جواب نمبر 1:</u>

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کسی حدیث سے مجتہد استدلال کرلے وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے:

1: علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

المجتہد اذا استدل بحدیث کان تصحیحاً لہ• (التحریر لابن الہمام بحوالہ رد المحتار: ج 7 ص 83)

2: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد احتج بھذا الحدیث احمد وابن المنذر وفی جزمہما بذالک دلیل علی صحتہ عندہما.

(التلخیص الحبیر لابن حجر،ج 2،ص 143 تحت رقم الحدیث 807)

3: محدث و فقیہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فی جز م کل مجتہد بحدیث دلیل علی صحتہ عندہٗ. (قواعد فی علوم الحدیث ،ص 58)

اس اصول کے تحت درج ذیل ائمہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

1: امام اسحاق بن راہویہ م 238ھ (الاوسط لابن المنذر ج 3ص 94)

2: امام احمد بن حنبل م 241ھ (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص 31)

3: امام ابوجعفر الطحاوی م 321ھ (احکام القرآن للطحاوی ج 1ص 187)

4: امام ابوبکر الجصاص الرازی م 370ھ (احکام القرآن ج 3ص 476)

5: امام ابوالحسین القدوری م 428ھ (التجرید للقدوری ج 1ص 479 باب وضع الیدین فی الصلاۃ)

6: امام ابوبکر السرخسی م 490ھ (المبسوط للسرخسی ج 1ص 24)

7: امام ابوبکر الکاسانی م 578ھ (بدائع الصنائع ج 1ص 469)

8: امام المرغینانی م 593ھ (الھدایہ ج 1ص 86)

9: علامہ ضیاء الدین المقدسی م 643ھ (الاحادیث المختارہ ج 3ص 386،387)

10: امام ابومحمد المنبجی م 686ھ (اللباب فی الجمع بین السنۃ و الکتاب: ج 1 ص 247)

11: علامہ ابن القیم م 751ھ (بدائع الفوائد: ج 3 ص 73)

جواب نمبر 2:

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: روایت کی تصحیح وتحسین اس کے ہر ہرراوی کی توثیق ہوتی ہے۔(مقدمہ جزء رفع یدین:ص 14 مترجم)

ہم ان محدثین و غیرہ کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے ان احادیث کو "صحیح" یا" حسن" کہا ہے جن میں راوی مذکورعبدالرحمن بن اسحاق ہے،تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے یہ اس راوی کی توثیق ہو گی۔

1: امام ترمذی:حسن(جامع الترمذی رقم 3563)

2: امام حاکم: صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم 1973کتاب الدعاء والتکبیر)

3: امام ذہبی: صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم 1973کتاب الدعاء والتکبیر)

4: امام ضیاء الدین مقدسی: اخرج عنہ(الاحادیث المختارہ ج 3ص 386،387)

تنبیہ: علی زئی صاحب کے نزدیک ضیاء مقدسی کا کسی حدیث کی تخریج کرنا اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔(تعداد رکعت قیام رمضان ص 23)

5: ناصرالدین البانی غیرمقلد: حسن(جامع الترمذی رقم 3563، باحکام الالبانی)

6: خود زبیر علی زئی نے عبد الرحمٰن بن اسحاق کی ایک روایت کو "حسن" کہا ہے۔ (جامع الترمذی: تحت رقم 3563، باحکام علی زئی)

جواب نمبر 3:

غیر مقلدین حضرات امام عبدالرحمٰن بن اسحاق پر جرح تو نقل کرتے ہیں لیکن جن محدثین نے ان کی تعدیل وتوثیق کی ہے ان کا ذکر نہیں کرتے، لیجیے ان کی تعدیل و توثیق پیش خدمت ہے:

1: امام احمد بن حنبل:صالح الحدیث• (مسائل احمد بروایۃ ابی داؤد ص 31)

یاد رہے کہ "صالح الحدیث" الفاظِ تعدیل میں شمارکیا گیا ہے(قواعد فی علوم الحدیث ص 249)

2: امام عجلی: ذکرہ فی الثقات•(معرفۃ الثقات ج 2ص 72)

3:امام ترمذی:اس کی حدیث کو "حسن" کہا۔(ترمذی رقم 3563)
4:امام مقدسی:اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔(الاحادیث المختارہ ج 3ص 386،387)
5:امام بزار:صالح الحدیث(مسند بزار تحت حدیث رقم 696)
6:محدث عثمانی:اس کی حدیث "حسن" درجہ کی ہے۔(اعلاء السنن ج 2ص 193)

یاد رہے کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس راوی پر جرح بھی ہو اور محدثین نے اس کی تعدیل وتوثیق بھی کی ہو تو اس کی حدیث "حسن"درجہ کی ہوتی ہے۔(قواعد فی علوم الحدیث: ص 75)

تو اصولی طور پر یہ راوی حسن الحدیث درجے کا ہے، ضعیف نہیں۔ لہذا یہ روایت صحیح و حجت ہے اور اعتراض باطل ہے۔

حدیث نمبر 4:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْیَدِالْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْریٰ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ• (الجوہر النقی علی البیھقی ج 2 ص 32)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کے ایک راوی سعید بن زَرْبی پر جرح ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

سعید بن زَرْبی پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن شاہد اور مؤیدات کی بناء پر یہ روایت صحیح شمار ہوگی۔

اولاً…… شاہد: عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ- صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِمْ- تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ• (مسند زید بن علی ص 204، 205،باب الافطار)

ثانیاً…… اس روایت کی معنوی تائید حدیثِ علی رضی اللہ عنہ اور حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔
(دیکھیے:مصنف ابن ابی شیبۃ،باب وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3966،رقم الحدیث 3959)

ثالثاً…… جامع الترمذی کی ایک روایت کو ناصر الدین البانی صاحب غیر مقلد نے "صحیح" قرار دیا ہے اور اس میں یہی سعید بن زربی موجود ہے۔
(دیکھیے جامع الترمذی باحکام الالبانی: رقم 3544، باب خلق اللہ مائۃ رحمۃ، مکتبہ شاملہ)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت مؤیدات اور شاہد کی بناء پر صحیح ہے۔ وللہ الحمد

احادیث موقوفہ:

1: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِى جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِى الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ•

(سنن ابی داؤد: ج 1 ص 117 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوۃ)

2: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ المکتوبۃ وضع الایدی علی الایدی تحت السرۃ•

(الاحادیث المختارہ ج 2 ص 387رقم ا لحدیث 772)

3: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرۃ•

(الاحادیث المختارہ ج 2 ص 386،387رقم ا لحدیث 771)

4: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِىِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِى الْحَكَمِ عَنْ أَبِى وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْذُ الأَكُفِّ عَلَى الأَكُفِّ فِى الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.
(سنن ابی داود ج 1 ص 117،التمہید لابن عبد البر: ج 8ص 164)

احادیث مقطوعہ:

1: امام ابرا ہیم نخعی کے متعلق آتا ہے کہ:

•انہ کا ن یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری تحت السرۃ

کتا ب الآثار بروایۃ الامام محمد: جزء 1 ص 323 رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبہ ج 3ص 322 رقم 3960)

2: امام ابو مجلز:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ ، أَوْ سَأَلْتُهُ ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ: يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 3ص 323 رقم الحدیث 3963)

<u>ائمہ مجتہدین:</u>

1: امام اعظم فی الفقہاء امام ابو حنیفہ تا بعی رحمہ اللہ (کتا ب الآثار بروایت امام محمد ص 24)

2: امام سفیان ثوری: ثم یضع یدہ الیمنی علی رسغ الید الیسریٰ تحت السرۃ• (فقہ سفیان ثوری ص 561)

3: امام ابو یوسف القاضی (احکام القرآن للطحا وی ج 1ص 185)

4: امام محمد بن حسن الشیبا نی فر ما تے ہیں:

ینبغی للمصلی اذا قام فی صلواتہ ان یضع باطن کفہ الیمنی علی رسغ الیسریٰ تحت السرۃ•

(موطا امام محمد ص 160)

5: امام اسحا ق بن راہویہ (شرح مسلم للامام النووی ج 1ص 173)

6: امام احمد بن حنبل: وان کا نت تحت السرۃ فلا با س بہ• (التمہید ج 8ص 162تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)

<u>غیر مقلدین کا ایک عمومی شبہ:</u>

احناف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنےکو سنت کہتے ہیں لیکن ان کی عورتیں خلاف سنت نماز پڑھتی ہیں کیونکہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔

<u>جواب:</u>

عورت کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

1: امام ابو القاسم ابراہیم بن محمد القاری الحنفی السمر قندی (م بعد 907) لکھتے ہیں:

وَ الْمَرْاَۃُ تَضَعُ [یَدَیْھَا]عَلٰی صَدْرِھَا بِالْاِتِّفَاقِ. (مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق: ص 153)

2: سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ (م 1014ھ) فرماتے ہیں:

وَ الْمَرْاَۃُ تَضَعُ [یَدَیْھَا]عَلٰی صَدْرِھَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰی حَالِھَا عَلَی السَّتْرِ• (فتح باب العنایۃ: ج 1 ص 243 سنن الصلوۃ)

3: علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ (م 1304ھ) لکھتے ہیں:

وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَائِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّۃَ لَھُنَّ وَضْعُ الْیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ لِاَنَّھَامَا اَسْتَرُ لَھَا•

(السعایۃ ج 2ص 156)

غیر مقلدین کےدلائل کا علمی جائزہ

[۱]: عن ابی الْحَرِيشِ الْكِلاَبِىُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْجَحْدَرِىُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ كَذَا قَالَ إِنَّ عَلِيًّا رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِى هَذِهِ الآيَةِ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ: وَضْعُ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى وَسَطِ يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ وَضْعُهُمَا عَلَى صَدْرِهِ.

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 2ص 30)

<u>جواب:</u>

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابو الحریش الکلابی ہے جو کہ مجہول ہے اسی وجہ

سے زبیر علی زئی نے لکھا ہے:

ابو الحریش کا ثقہ و صدوق ہونا ثابت نہیں ہماری تحقیق میں یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔" (الحدیث شمارہ نمبر 7ص 33)

[۲]: أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُخَارِىِّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِى طَالِبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِى عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِىُّ عَنْ أَبِى الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ: وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِى الصَّلاَةِ عِنْدَ النَّحْرِ• (السنن الکبریٰ للبیھقی: ج 2ص 31)

جواب:

اس روایت کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو سخت ضعیف و مجروح ہیں:

1: یحیی بن ابی طالب

ان کے متعلق ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1: قال موسیٰ بن ھارون: اشھد انہ یکذب• (تاریخ بغداد ج 12 ص 203رقم الترجمہ 7513)

2: •قال الآجری: خط ابو داود سلیمان بن الاشعث علی حدیث یحیٰی بن ابی طالب (تاریخ بغداد ج 12ص 203،لسان المیزان ج 6ص 263)

2: روح بن المسیب

ان کے متعلق ائمہ کی آراء یہ ہیں:

1: قال ابن حبان: یروی عن الثقات الموضوعات ویقلب الاسانید ویرفع الموضوعات لاتحل الروایۃ عنہ•

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج 1ص 289 رقم الترجمہ 1251)

2: قال ابن عدی: احادیث غیر محفوظ• (الکامل فی الضعفاءج 3ص 58رقم الحدیث 664)

3: عمرو بن مالک النکری

اس کے متعلق ائمہ کی یہ آراء ہیں:

1: •قال ابن عدی: منکر الحدیث عن الثقات ویسرق الحدیث ضعفہ ابو یعلی الموصلی (کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج 2ص 231رقم الترجمہ 2575)

2: قال الحافظ ابن حجر:عمرو بن مالک یخطی ویغرب• (تہذیب التہذیب ج 5ص 86 ,رقم الترجمہ 6014)

3: ذکرہ الذھبی فی الضعفاء• (المغنی فی الضعفاء ج 2ص 151)

4: قال ابن عدی: ولعمروغیرہ ذکرت احادیث مناکیر بعضھا سرقھا من قوم ثقات•(الکامل لابن عدی ج 6ص 258۔259)

لہذا یہ روایت سخت ضعیف ہے جو کہ صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کرسکتی ۔

[۳]: أخبرنا أبو طاهر نا أبو بكر نا أبو موسى نا مؤمل نا سفيان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه و سلم ووضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره.

(صحیح ابن خزیمۃ: ج 1ص 272,رقم الحدیث 479 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی "مؤمل بن اسماعیل" ہے جن پر بہت سارے ائمہ جرح و تعدیل نے کلام کیا ہے۔ ائمہ کی آراء ملاحظہ ہوں:

1: •امام بخاری: منکر الحدیث

(المغنی فی الضعفاء للذھبی: ج 2ص 446 ،میزان الاعتدال للذھبی: ج 4ص 417،تہذیب التہذیب لابن حجر: ج 6ص 489)

2: امام ابو زرعہ الرازی: فی حدیثہ خطاء کثیر• (میزان الاعتدال: ج 4 ص 417رقم 8445)

3: امام ابن حبان: ربماخطاً• (تہذیب التہذیب: ج 6ص 489رقم 2877)

4: امام ابن سعد: کثیر الغلط• (الطبقات الکبریٰ: ج 5 ص 501)

5: امام عبد الباقی بن قانع البغدادی: یخطی• (تہذیب التہذیب: ج 6 ص 490رقم 8277)

6: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء• (المغنی فی الضعفاء ج 2ص 446)

7: امام ابو حاتم الرازی: صدوق کثیر الخطاء• (الجرح و التعدیل: ج 8 ص 427رقم 15016)

8: امام زکریا بن یحییٰ الساجی: کثیر الخطاء لہ اوہام یطول ذکرہا• (تہذیب التہذیب: ج 6 ص 490 رقم 8277)

9: امام محمد بن نصر المروزی: فإن هذا حديث لم يروه عن حماد بن زيد غير المؤمل وإذا انفرد بحديث وجب أن توقف ويتثبت فيه لأنه كان سيئ الحفظ كثير الغلط• (تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی: ص 574)

10: يعقوب بن سفيان الفارسي: أن حديثه لا يشبه حديث أصحابه، حتى ربما قال: كان لا يسعه أن يحدث وقد يجب على أهل العلم أن يقفوا عن حديثه، ويتخففوا من الرواية عنه؛ فإنه منكر يروي المناكير عن ثقات شيوخنا، وهذا أشد•

(کتاب المعرفۃ و التاریخ: ج 3 ص 492)

11: امام دار قطنی: کثیر الخطاء• (سوالات الحاکم للدارقطنی: 492)

12: امام احمد بن حنبل: مؤمل کان یخطئی (سوالات المروزی: 53)

13: حافظ ابن حجر العسقلانی: صدوق سیئ الحفظ• (تقریب التہذیب:7029رقم 584)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: مؤمل بن إسماعيل في حديثه عن الثوري ضعف• (فتح الباری: ج 9 ص 297) كثير الخطأ• (ج 13 ص 42)

اور یہ روایت بھی مؤمل عن الثوری کے طریق سے مروی ہے۔

14: علامہ ابن الترکمانی: دفن کتبہ فکان یحدث من حفظہ فکثر خطاءہ• (الجوہر النقی: ج 2 ص 30)

15: علامہ نور الدین الہیثمی: آپ نے مجمع الزوائد میں مختلف مقام پر مؤمل پر کلام کیا ہے، چند یہ ہیں:

ضعفه البخاري• (تحت ح 6532 باب کراہیۃ شراء الصدقۃ لمن تصدق بہا)

ضعفه البخاري وغيره• (تحت ح 7385 باب نکاح المتعۃ)

ضعفه الجمهور• (تحت ح 8068 باب فی حمر الاهلیۃ)

ضعفه جماعة •(تحت ح 8563باب ما جاء فی الصباغ)

ضعفه البخاري وغيره• (تحت ح 8917 باب الخلفاء الاربعۃ)

علامہ الہیثمی کے اس مجموعی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مؤمل بن اسماعیل "ضعيف عند الجمهور" ہے۔

حتی کہ خود غیر مقلدین نے بھی اس پر کلام کیا یا دیگر حضرات کا کلام نقل کیا۔ چنانچہ ناصرالدین البانی صاحب نے اس پر جرح کی اور کہا:

ضعيف لسوء حفظه وكثرة خطإه• (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: ج 2 ص 293)

اور اس سند کے بارے میں کہا: اسناده ضعيف لان مؤملاوهو ابن اسماعيل سيئى الحفظ.

(حاشیہ ابن خزیمہ ج 1ص 272 باب فی الخشوع فی الصلاۃ)

نیز محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے امام بخاری اور حافظ ابن حجر کا کلام نقل کر کے اس کا مؤمل کا ضعیف ہونا ثابت کیا۔

(دیکھیے تحفۃ الاحوذی: ج 6 ص 67)

عبد الرؤف بن عبد الحنان سندھو غیر مقلد نے لکھا:

" یہ سند ضعیف ہے کیونکہ مؤمل بن اسماعیل سئی الحفظ ہے جیسا کہ ابن حجر نے تقریب (۲/ ۹۰) میں کہا ہے۔ ابو زرعہ نے کہا ہے کہ یہ بہت غلطیاں کرتا ہے۔ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حافظ عالم ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ میزان (۴/ ۲۲۸)"

(القول المقبول فی شرح و تعلیق صلاۃ الرسول از عبد الرؤف بن عبد الحنان غیر مقلد: ص 340)

جواب نمبر 2:

اس روایت کے راوی امام سفیان ثوری ہیں جو خود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل

ہیں ۔ (فقہ سفیان الثوری ص 561)

اور جب راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو وہ روایت قابل عمل نہیں ہوتی کیونکہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوی بخلاف روایتہ بعد الروایۃ مما ہو خلاف بیقین یسقط العمل بہ عندنا• (المنار مع شرحہ ص 190)

لہذا یہ روایت ساقط العمل ہے۔

[۴]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ• (مسند احمد ج 16ص 152 رقم 21864)

جواب نمبر 1:

اولا......... اس میں ایک راوی سماک بن حرب ہے جس پر بہت سارے ائمہ نے کلام کیا ہے ۔

1: امام شعبہ بن الحجاج: کا ن شعبۃ یضعفہ• (تاریخ بغداد: ج 7 ص 272 رقم الترجمۃ 4791)

2: امام احمد بن حنبل: سماک مضطرب الحدیث• (الجرح و التعدیل: ج 4 ص 279)

3: امام صالح جَزرہ: یضعف• (میزان الاعتدال ج 2ص 216)

4: محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی:یقولون انہ کا ن یغلط ویختلفون فی حدیثہ• (تاریخ بغداد: ج 7 ص 272 رقم 4791)

5: امام عبد اللہ بن المبا رک: سما ک ضعیف فی الحدیث• (تہذیب الکمال: ج 8 ص 131، تہذیب ج 3ص 67)

6: امام عبد الرحمٰن بن یوسف بن خراش :فی حدیثہ لین• (تاریخ بغداد: ج 7 ص 272 رقم 4791)

7: امام ا بن حبان: یخطئ کثیراً• (تہذیب ج 3ص 67۔68، کتاب الثقات: ج 4 ص 339)

8: امام سفیان الثوری: کان الثوری یضعفہ بعض الضعف• (تاریخ الثقات: رقم 621، تاریخ بغداد: ج 9 ص 216)

9: امام بزار: وکان قد تغیر قبل موتہ• (تہذیب ج 3ص 68)

10: امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء• (الضعفاء الکبیر للبیہقی ج 2ص 178)

11: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء• (المغنی للذہبی ج 1ص 448)

12: امام ابن الجوزی: ذکرہ فی الضعفاء• (الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج 2ص 26)

13: امام نسائی: وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِينَ• (سنن النسائی: تحت ح 5693 باب ذکر الأخبار التي اعتل بها من أباح شراب السكر)

•ایک مقام پر فرمایا: اذا انفرد باصل لم یکن بحجۃ لانہ کا ن یلقن فیتلقن (میزان الاعتدال ج 2ص 216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج 5 ص 137، 138)

14: امام ابو القاسم الکعبی م 319ھ نے سماک کو" با ب فیہ ذکر من رموہ بانہ من اہل البدع واصحا ب الاھواء "کے تحت ذکرکیا ہے ۔

(دیکھئے قبول الاخبار ومعرفۃ الرجا ل ج 2ص 381۔390)

ان تصریحا ت سے ثا بت ہو ا کہ سماک بن حرب جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ثانیاً......... علی زئی غیر مقلد نے ایک مقام پر لکھا:

جو راوی کثیر الخطاء، کثیر الاوہام، کثیر الغلط اور سئی الحفظ ہو اس کی منفرد حدیث ضعیف ہوتی ہے۔" (نور العینین: ص 63)

اور سماک بن حرب بھی ضعیف، مضطرب الحدیث، خطا کار، لیس بالقوی (کما تقدم) ہونے کے ساتھ ساتھ بقول امام نسائی جب کسی روایت میں منفرد ہو تو حجت نہیں۔ (میزان الاعتدال ج 2ص 216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج 5 ص 137، 138)

اور اس روایت میں یہ منفرد ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے اور تحت السرہ والی صحیح روایات کا مقا بلہ نہیں کر سکتی ۔

جواب نمبر 2:

حدیث ھلب طائی درج ذیل کتب میں کئی طرق سے موجود ہے:

1: مصنف ابن ابی شیبہ (ج 3 ص 317 باب وضع الیمین علی الشمال. رقم الحدیث 3955)

2: مسند احمد بن حنبل (ج 16 رقم الحدیث 21865، 21866، 21868، 21871، 21872، 21873)

3: مسند احمد بن منیع (بحوالہ اتحاف الخیرۃ المھرۃ: ج 2 ص 402 رقم الحدیث 1803)

4: سنن الترمذی (ج 1 ص 59 باب ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

5: مختصر الاحکام للطوسی (ص 107 باب ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

6: سنن ابن ماجہ (ج 1 ص 58 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

7: سنن الدار قطنی (ج 1 ص 288 باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاۃ)

8: السنن الکبریٰ للبیہقی (ج 2 ص 29 باب وضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلاة)

9: التمہید لابن عبد البر (ج 8 ص 160تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)

10: الاستذکار لابن عبد البر (ج 2 ص 290)

11: شرح السنۃ للبغوی (ج 2 ص 193 رقم الحدیث 571)

12: التحقیق لابن الجوزی (ج 1 ص 338 رقم الحدیث 435)

لیکن ان میں کسی بھی طریق میں "علی صدرہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ ثابت ہوا کہ مسند احمد کی مذکورہ روایت میں یہ الفاظ سماک بن حرب (ضعیف) کی وجہ سے زائد ہوئے ہیں جو کہ صحیح روایات کے مقابلے میں حجت نہیں ۔

[۵]: عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِى الصَّلاَةِ.

(صلاۃ الرسول از صادق سیالکوٹی: ص 188، رسول اکرم کی نماز از اسماعیل سلفی:ص 67بحوالہ مراسیل ابی داؤد)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی "سلیمان بن موسیٰ" ہے۔ اس پر بہت سے ائمہ نے زبردست جرح کی ہے۔

1: امام بخاری:عندہ مناکیر• (الضعفاء الصغیر للبخاری ص 55،56)

2: امام نسائی:لیس بالقوی فی الحدیث (الضعفاء والمتروکین للنسائی ص 186)

3: امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء• (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج 2ص 140)

4: امام ابو حاتم الرازی: فی حدیثہ بعض الاضطراب• (الجرح و التعدیل: ج 4 ص 135 رقم 5734)

5: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء• (المغنی فی الضعفاء ج 1 ص 445)

6: حافظ ابن حجر: في حديثه بعض لين وخولط قبل موته بقليل (تقریب: ص 289 رقم 2616)

7: امام علی بن المدینی: سليمان بن موسى مطعون عليه (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج 2ص 140)

لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب نمبر 2: (الزامی) یہ روایت مرسل ہے اور مرسل غیرمقلدین کے ہاں ضعیف ہوتی ہے۔ لہذا اس کو پیش کرنا خود غیرمقلدین کے اصول پر بھی درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زبیر علی زئی غیر مقلد نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے: "ہمارے نزدیک یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔" (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص 24 از علی زئی)